

اردو اور ہندی میں پتھر پتھر آبادیاتی اثرات کے تحت و نماہو نیجیسیاسی جدید کار یکے عمل کے تحت ہندی شعور میں اضافہ ہونے لگا۔ درحقیقت اس کی شہر و عاتقوں اور ٹولیم کالج (1800 قیام) کلکتہ میں جانگلر سٹ (1789-1841) کی کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔

کیسبر بر ایبیمینہو گئی تھی۔ اس بات کے واضح اور وافر ثبوت ملنے میں کہ برطانوی حکمرانوں نے پہلے تو ہندی کی قسام کے سوا کوئی ہندی شعور نہیں اور سماجی درجہ جتنے منسلک کر دیا اور بعد میں اسے مذہب اور سیاسی سہکسی سے جوڑ دیا۔ لہذا، پتھر پتھر ٹولیم کالج بہت جاہان دینتر نگار یکے دو منفر در جمانا تسمانے آئے۔ ایک پتھر پتھر اور دو نثر کے ط (1802-1804) " اور حیدر بخش حیدر یکا ر انشمحفل (1802-1800) و پر میر امن کی باغوبہار سامنے آئی تو دوسرے جگہ لالو لاکاپر یمساگر اور سادل مشر اکا ناسکیٹو پکھیا نہ ہندی کے نمونے ٹھہرے۔ بعد میں ہندو ستان کی تحریک آزادی کے بڑھتے ہوئے رجحان کے ساتھ ساتھ ماگاندھینے زبانی کے مسئلے کی طرف توجہ دیا اور انگریزوں کے ذریعے اس سیاسی نگرانی کے جانے کو محسوس کیا۔ لہذا انہوں نے دو نثر شمالی خط میں لکھی جانے والی " لیہندو ستانی

کی مشنر کہ تصور کو ملکی قیوم میں بانٹنا ہے جانے کی حمایت کی۔ یہاں پر اس امر کا بیان دلچسپی کا حامل ہو گا کہ ماگاندھینے کی توجہ کیے ہندو ستانی، مشنر کہ ہندی کی زبان ہے، 1857 سیکیا پہلے راجا شیو پر سادنے

میں قیوم کی اپنی کتاب میں اس بات کا اعادہ کیا تھا کہ ہندی اور اردو میں ملکی سطح پر کوئی اختلاف نہیں ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ اس کا اس نام عقولیت کی شہر و عاتقوں گٹر گٹر کے عہد کے مولویوں اور پنڈتوں سے ہوئی۔ انہیں بالائی ہندو ستان کی مشنر کہہ لیا کہ قیوم عدنانے کی مدد پر یسوی گئی تھی لیکن انہوں نے دو قیوم عدل کے ڈالے۔ اس کے مضر اثرات تھے اور ناموں کے کہل کیے جانے کے ایک قیوم عدل کے بجائے قیوم عدل کے مختلف اور متضاد سیکٹا ہینتار ہو گئے، ایک مسلمان اور کاپستھل کو نکلے لیے اور دوسرے بیرونی بیانیوں کو (30: سر یو استو بص) کے لیے

تفریق کیے گئے تھے، ہندی میں نشا چٹا نہیں کہے بڑھتے ہوئے رجحان کی وجہ سے لسانی تفریق کی جڑیں مضبوطی سے لگیں۔ تقسیم کے بعد ہندو ستان کے تصور کی کوئی شہر و عاتقوں کی بیانیوں میں ہندی کی مشنر کہہ لیا۔ انہوں نے دو قیوم عدل کے ڈالے۔ اس کے مضر اثرات تھے اور ناموں کے کہل کیے جانے کے ایک قیوم عدل کے بجائے قیوم عدل کے مختلف اور متضاد سیکٹا ہینتار ہو گئے، ایک مسلمان اور کاپستھل کو نکلے لیے اور دوسرے بیرونی بیانیوں کو (30: سر یو استو بص) کے لیے

ویندی میں ہندی زبان کی یاسکار کیٹیاری 17 اردو میں قیوم عدل اور لغت ساز کی کی اور اینتفر بیانیوں میں سال پر انہیں ہے۔ ابتدا میں نیو ریمپس مشنر قینے اسپر توجہ دیا جس کا سلسلہ، شیکسپیر (Gilchirst; 1800)، گلکرا اسٹ (Ferguson; 1773)، فرگوسن (Schultze; 1744) شرو عیو کر سولز (Keteiaar) ، پلاٹس (Fallon; 1879)، فیلین (Forbes; 1848)، فوربس (Shakespeare; 1817) ، لغت) تک جا رہا پلاٹس کا کام (Grierson) ، وغیرہ سے ہوتا ہے۔ ایسوی ہندی کی ابتدا میں ہندی میں نگرین (Platts; 1884) کلاسکادر جہا حاصل کر چکا ہے اور اسے متعدد بار شائع کیا جا چکا ہے۔ گرین کے لنگو سٹکس وے آف انڈیا کا کوئی نمونہ نہیں، لیکن دوسرے نکلے کام کی حیثیت پر یخہ (31-، نور الحسن نیر کاکور ویکینور اللغات (1895-1908) و کرر بگنی ہے۔ مقامی سطح پر دیکھتے ہیں تو سید احمد دہلو کی فرہنگ صغیہ (امہیں۔ 1937) اور بابائے اردو عبدالحق کی اسٹیٹنٹر ڈانگلش ڈو ڈکشنری (1934)، فریزر الدین کی جامع اللغات (1924)

بعد میں جدید لسانیات کی فرہنگی اہم کردہ معلومات کی شہر و عاتقوں اور دو کو قیوم میں بانٹنا یا درجہ ملنے اور جنو بیانیوں میں جگر یا آدی کے ہندی میں ابطے کے آلے کے طور پر اردو (R.S. Mc Gregor) ، آر ایس میگر یگر (M.A.R. Barkar) یکنی تحقیق کی ضرورت میں مسلسل اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ جدید اسکالر مثلاً ایم۔ اے۔ آر بارکر (Ashok Kelkar) ، اشوک کیلکر (Srivastava R.N.) ، آر۔ اینسریو اسٹو (Christopher Shackle) رالف سٹو، کر سٹو فر شیکل (Bruce Pray) ، بروسیر (Donald Bicker) ، ہوگین گلاسمن، ڈونالڈ بیکر (1999) ایناسٹمیلگر امر: پی۔ ایم۔ نعیم، تیج بہاٹیا، ہیلٹن سپیل، وغیرہ کے کام میں تھے۔ حاملہ میں روتھلی لیمٹڈ کے گوپچند نارنگ کے تعاون سے اردو شائع کیے جانے والے اردو کی پبلشنگ کے لیے راجا شیو پر سادنے

اور حوالہ جاتی قیوم عدل ہے۔

(اردو ادب کا آغاز دہلی سے دور دکن میں ہندوستان میں، سولہویں اور سترہویں صدی میں ہوا۔ اس کے مغل حکمرانوں کے دور میں فارسی کی شہر و عاتقوں پرستی کے تھے، جن میں ہندو (اردو) میں نینیز بان (اور بیجا پور (موجودہ حیدر آباد) گولکنڈہ (1421-1434) کو دربار کی شہر و عاتقوں میں جگہ حاصل ہوئی۔ اس کا پہلا استعمال صوفیائے کرماور عوامی شاعر و نثریہ کیا۔ اس وجہ سے اس کا نام دکنی ہندی نظامی (1635: وفات) کی مشنر یکدم اوپدمر او دکنی شعور میں بیان کیا گیا اور لیننمو نہیں۔ وجہی ، غواصی (1626: وفات) کی تصنیف میں سائیکسٹیلید استانبول ہے۔ اسے اردو میں دینتر کاپلانمو نہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ دکن کے اہم اور مشہور شعرا میں محمد قلی قطب شاہ (1707: وفات) اور ولیاوردنگ آبادی (1655: وفات) ، ابن شطی (1674: وفات) ، نصرتی (1631: وفات) ؟ وغیرہ کے نام ہیں۔ وہ ایک کلام سے متاثر ہو کر دہلی کے شعرا نے اردو میں شاعر کی شہر و عاتقوں اور اسزبان کو شاعر یکے لیے اتنا ہی ہموار و نماننے لگے جتنا فارسی کو ماننے تھے۔ اس نے اردو کی ترقی کے لیے راجا شیو پر سادنے

اٹھارویں اور انیسویں صدی کے اردو کلاسیک شاعر یکساں دور کہا جاتا ہے جیز بانکی لطافت اور چاشنی اپنے عروج پر تھی۔ اس وقت کے قادر الکلام شاعر امین میر تقی میر (1838ء وفات)، تاریخ (1852ء وفات) مصحفی (1817ء وفات) انشا (1784ء وفات)، خواجہ میر درد (1718ء وفات)، سودا (1810ء وفات) (1869ء وفات) اور غالب (1854ء وفات)، ذوق (1852ء وفات)؟ مومن (1847ء وفات) اور نواب مرزا شوق (1844ء وفات)، دیاشنکر نیم؟ (1786ء وفات) کے نام ابھی بیہیبتیاد پطور سے غزل کے شعر ابھی مثنوی نگار پیر نظر ڈالینتو میر حسن (1871ء وفات) اعلیٰ مقام کے حامل ہیں۔ اگر ہمین دو با ساختار کرنے والے نظیر اکبر آبادی کو اردو کا عظیمو امیسا عر تسلیم کیا جاتا ہے مریغی کے میدان میں لکھنؤ کے انیس پر آج کو نسبتاً پہلے جاسکا۔ غالب جو کبھی آخر میں مغلف مانر و ابہادر شایبظفر کے بمعصر تھے، ان کو کلاسیک شاعر اکیڑ یکا آخری اور جدید شاعر اکیڑ یکا پہلا شاعر تصور کیا جاتا ہے۔

وفات)، محمد حسین آزاد (1898ء وفات) اردو میں نثر کیشور و عاتق اٹھارویں صدی میں ہوئی۔ غالب کے خطوط نے جدید نثر کو معیار عطا کیے۔ بعد میں سید احمد خاں نے نثر نگاری کے میدان میں نمایاں اور لاداکیا۔ انیسویں صدی میں مختصر داستانوں نمٹا باغوبہار (1914ء وفات) اور شیلی (1914ء وفات)، حاکی (1910ء وفات) اور جیل بی بی گسرور کیداستان فسانہ عجائب (1802) کی جگہ لے لی۔ نذیر احمد (1881-1917) نے بزار و نصفات اور متعدد جلدوں پر مشتمل طوطی لاور خونیم داستانوں نمٹا طلسمہوش باور داستان امیر حمزہ (1931ء وفات) اور محمد بادیر سوا (1902ء وفات)، رتن ناتھ سہرا (1912ء وفات) کے ناول گودان (1936ء وفات) نے اردو میں ناول نگاری کی ابتدا کی۔ بیسویں صدی میں ناول کو فروغ ملا پریم چند (1960) کے افسانے، قرۃ العین حیدر کاناو لاکادریا (1955ء وفات) کو اردو میں کلاسیک ادب کا حصہ حاصل ہے۔ جدید کلاسیک سیر مابے میں سعادت حسن منٹو (1979) اور انتظار حسین کاناو لیبستی (1962)، راجندر سنگھ بیدی کالیکچادر میلیسی (1963)، عبداللہ حسین کاداسن سلیں (1949ء وفات) میراجی (1975ء وفات) کو بیسویں صدی کا سب سے عظیم شاعر مانا جاتا ہے۔ ن۔ مہراشد (1938ء وفات) نمایاں ہیت کے حامل ہیں۔ علامہ اقبال (1969ء وفات)، مخدوم محی الدین، (1984ء وفات)، فیض احمد فیض (1982ء وفات)، فراگور کھپوری (1982ء وفات) جو شملی آبادی (1996ء وفات) اور اختر الایمان (1961ء وفات) وغیرہ اس دور کے اہم شاعر ہیں۔ اگر مضمون نگاروں، غیر افسانوی نثر نگاروں، ادیبانہ قادیان اور محققین نظر ڈالینتو بابائے اردو مولو عبدالحق، سید محمد عبداللہ (1973ء وفات)، شیخ محمد اکرام (1946ء وفات) محمود شیرانی (1958ء وفات)، پتر سبخاری (1958ء وفات) ابوالکلام آزاد (وفات)، احتشام حسین (1983ء وفات)، کلیم الدین احمد (1978ء وفات)، عابد حسین (1975ء وفات) مسعود حسین رضوی ادیب (1986ء وفات) وفات)، مالکرام (1984ء وفات)، قاضی عبدالودد (1981ء وفات)، امیناز علی خان عرشی (1978ء وفات)، محمد حسن عسکری (1972) وغیرہ کے نام ابھی تکے حامل ہیں۔ (1977ء وفات) اور رشید احمد صدیقی (1980ء وفات)، کنہیا لال کپور (1993

کتابیات

1987 برل، بھائی، تیجاے بستر یا فدیہ بند بگر امپیکلٹر ڈیشن؛ لیڈن

2001 فاروقیہ مسالرحمنار لیار دولٹریریکلچر اینڈ بستر، آکسفورڈ،

1968، پونا؛ دکن کالج، 1 کیلکرا۔ آر اسٹڈیز انہندی۔ اردو

1994 او۔ بول۔ کنگ، کرسٹوفر ونلینگویچ، ٹو اسکرپٹس؛ دہلی

1964 او۔ بول۔ رسل، الفاور خورشید الاسلام، تھریمغلیوٹس، آکسفورڈ۔ صادق محمد اے بستر یا فار دولٹریرچر؛ دہلی

1999 اینا پستیلگر امر؛ لندن، ر اؤنٹیج، سمت، روتھلیلیار دو

زیدی، علیجاویدا بستر یا فار دولٹریرچر بنیدہلی، ساہیہ ہاکادمی